السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے قضائے حاجت کے بعد صرف ڈھیلے استعمال کئے پانی سے استنجا نہیں کیا، اس کے بعد وضو کرکے جماعت کرادی، کیا شرعاً ایسا کرنا درست ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

واضح رہے کہ امامت کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے، امام کو چاہیے کہ وہ اپنے مقتدیوں کے سامنے قطعاً کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے ان کے جذبات میں اشتعال پیدا ہوسکتا ہو، چونکہ امام مقتدیوں کے لئے ایک نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے امام کے لئے بہترین اخلاق اور مثالی کردار کا حامل ہونا ضروری ہے۔ بلاشبہ قضائے حاجت کے بعد صرف ڈھیلے استعمال کرنے سے طہارت مکمل ہوجاتی ہے اگر ایسا کرنے کے بعد باوضو ہوکر نماز پڑھاتا ہے تو اس کی نماز میں کوئی نقص نہیں ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو طہارت کے لئے تین پتھر ساتھ لے جائے، فراغت کے بعد انہیں استعمال کرنا طہارت کے لئے کافی ہے۔'' [ابو داؤد، کتاب الطہارۃ: ۴۰]

تاہم بہتر ہے کہ پانی سے استنجا کیا جائے کیونکہ پانی سے طہارت اور صفائی اچھی طرح ہوجاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کی تلقین کریں کیونکہ ایسے معاملات میں مجھے گفتگو کرنے سے شرم آتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے، یعنی وہ پانی سے استنجا کرتے تھے۔'' [نسائی، کتاب الطہارۃ: ۴۶]

اگر ڈھیلے اور پانی دونوں میسر ہوں اور ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی سے استنجا کیا جائے تو بہت بڑی فضیلت ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اہل قبا کی طہارت کے متعلق فضیلت بیان فرمائی ہے۔ جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے بتایا کہ ہم ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی استعمال کرتے ہیں۔ بہر حال امام کو چاہیے کہ وہ ایسی باتوں کا خیال رکھیں اور مقتدیوں کو بھی چاہیے کہ وہ ایسی باتوں کو فساد وفتنہ کا ذریعہ نہ بنائیں، اگر مسئلہ کا علم نہ ہو تو کسی اہل علم کی طرف رجوع کریں۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:89